۳۳۔قال رسول اللہ ﷺ: من حسن الاسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے کہ وہ لایعنی کو چھوڑ دے

۱۔اس حدیث پاک میں ایک نہایت ہی ضروری اصول بیان کیا گیا ہے کہ بے فائدہ اور لایعنی باتوں اور کاموں سے انسان اجتناب کرے اگر انسان اس اصول کو اپنا لے تو وہ بہت سے گناہوں سے خود بخود بچ جائے گا۔لایعنی کہتے ہیں کہ اس کو جس کی نہ دینی ضرورت ہو اور نہ ہی دنیاوی۔

۲۔ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میں تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں کہ وہ عمل بدن پر تو ہلکا ہو لیکن میزان میں بھاری ہو وہ یہ ہے "اَلصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْكَ" خاموشی اور خوش خلقی اور لایعنی چیز کا چھوڑنا۔

اس حدیث مبارکہ کی اہمیت کے پیش نظر بعض نے اس حدیث کو اسلام کا چوتھا حصہ بعض نے نصف اور بعض نے کُل حصہ کہا ہے اسلام نام ہی اس کا ہے کہ آدمی لایعنی چھوڑ دے۔

۳۔ حضرت علامہ نووی رحمہ اللہ نے بھی ذخیرہ احادیث میں سے چار احادیث کو اسلام کا دارومدار بتایا ہے ان میں سے ایک یہی حدیث ہے۔

۴۔ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت اور بے فائدہ باتیں نہ کرنا اور لغو وفضول مشغلوں سے اپنے کو محفوظ رکھنا کمال ایمان کا تقاضا اور آدمی کے اسلام کی رونق وزینت سے ہے، اسی خصلت کا مختصر اصطلاحی عنوان "تُرک مالایعنی" ہے۔

۵۔ اس حدیث میں بے مقصد اور بے فائدہ اقوال کا ترک بھی شامل ہے اور بے فائدہ اعمال وعقائد کا ترک بھی۔ اگر آدمی ہر بات اور ہر کام سے پہلے یہ سوچ کہ مجھے اس کام کا دنیا یا آخرت میں کیا فائدہ ہے تو بے شمار باتیں اور بے شمار کام خود بخود اس سے چھوٹ جائیں گے۔

۶۔ صرف بے فائدہ باتیں ہی نہیں بے فائدہ کام بھی چھوڑے گا تو یہ اس کے اسلام کی خوبصورتی کا ایک حصہ ہے جس کے بغیر اس کا اسلام خوبصورت نہیں ہو سکتا۔

۷۔ جب بے مقصد باتیں، بے مقصد کام اور بے مقصد نظریات ترک کر دیئے جائیں تو ظاہر ہے کہ وہ اقوال عقائد اور اعمال تو بدرجہ اولیٰ ترک ہو جائیں گے جو حرام یا مکروہ یا مشتبہ ہیں۔

۸۔ یہ مرتبہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب انسان ہر وقت اسی طرح رہے گویا کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ اللہ کو نہیں دیکھ رہا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس دھیان سے اس میں اللہ تعالیٰ سے حیاء پیدا ہو گی اور وہ کوئی لایعنی، بے مقصد اور بے فائدہ کام نہیں کرے گا۔ اسی مرتبہ کو رسول اللہ ﷺ احسان قرار دیا اور اس حدیث میں اسے آدمی کے اسلام کا حسن قرار دیا۔

خلاصہ یہ کہ اس حدیث کی رو سے بے فائدہ دیکھنا، سننا، پڑھنا، بولنا، کھیلنا، سونا اور دوسرے تمام بے فائدہ کام آدمی کے اسلام کی خوبی کے خلاف ہیں۔ مثلاً ناول،

افسانے، گیت، اخبارات کا بیشتر حصہ بے فائدہ کتابیں، اکثر کھیل، تاش وغیرہ، ضرورت سے زیادہ وقت سونے میں صرف کردینا بے مقصد اور لایعنی کام ہیں۔ ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین